Allama Iqbal Open University AIOU solved Assignment FA Autumn 2024

Code 303 Iqbaliat

Q.1

مختصر جوابات دیں۔

بی اے میں اقبال کے مضامین کیا تھے؟

علامہ اقبال نے بی اے میں فلسفہ، اردو ادب، اور انگریزی ادب کے مضامین کا مطالعہ کیا۔ انہوں نے 1905 میں گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ ان کے مطالعے میں فلسفے کے ساتھ ساتھ شاعری اور ادبی تنقید بھی شامل تھی، جو بعد میں ان کی شاعری اور فکر میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اقبال نے اس دوران مغربی فلسفے اور ادب کے اثرات بھی جذب کیے، جو ان کی تخلیقی سوچ کو شکل دینے میں مددگار ثابت ہوئے۔

طالب علمی کے زمانے میں اقبال جن مشاعروں میں اپنا کلام سناتے تھے وہ کہاں منعقد ہوتے تھے؟

طالب علمی کے زمانے میں علامہ اقبال نے کئی مشاعروں میں شرکت کی، جو عموماً لاہور اور اس کے گرد و نواح میں منعقد ہوتے تھے۔ لاہور کے مختلف مقامات جیسے کہ گورنمنٹ کالج لاہور، جہاں وہ تعلیم حاصل کر رہے تھے، اور دیگر ادبی محافل میں اقبال اپنا کلام پیش کرتے تھے۔ اس دور میں مشاعروں کا انعقاد اکثر محفلوں، باغات اور ادبی تقریبات میں ہوتا تھا، جہاں ادیب اور شاعر اپنا کلام سناتے تھے۔

studyvilas.com

اقبال کی شاعری کی شروعات بھی انہی مشاعروں سے ہوئی، اور یہ ان کے ادبی سفر کا اہم حصہ تھیں۔

1898

میں اقبال نے کس ڈگری کے حصول کے لیے امتحان دیا؟

1898

میں علامہ اقبال نے ایف اے (فارغ التحصیل) کی ڈگری کے حصول کے لیے امتحان دیا۔ یہ امتحان انہوں نے لاہور کے گورنمنٹ کالج میں دیا، جہاں انہوں نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ ایف اے کے بعد انہوں نے مزید تعلیم کے لیے بی اے کا امتحان دیا۔

علامہ اقبال نے ایم اے فلسفے کا امتحان کا پاس کیا؟

علامہ اقبال نے ایم اے فلسفے کا امتحان 1907 میں پاس کیا۔ انہوں نے یہ امتحان ، گورنمنٹ کالج لاہور سے دیا، جہاں انہوں نے فلسفے کے علاوہ اردو ادب اور انگریزی ادب کی بھی تعلیم حاصل کی۔ اقبال کی فلسفیانہ فکر نے ان کی شاعری اور نظریات کو گہرائی بخشی اور بعد میں انہیں ایک عظیم شاعر اور مفکر کے طور پر متعارف کرایا۔

اقبال نے اسلامیہ کالج میں کس کی جگہ انٹرمیڈیٹ کے طلبہ کو چند ماہ تک انگریزی پڑھائی؟

اقبال نے اسلامیہ کالج میں 1903 میں علامہ اقبال نے چند ماہ تک انٹرمیڈیٹ کے طلبہ کو انگریزی پڑھائی۔ یہ اس وقت ہوا جب ان کے استاد، پروفیسر میرتقی کی وفات ہو گئی تھی۔ اقبال کی تدریس کا یہ دور ان کی ابتدائی تعلیم کے دوران تھا، اور اس نے انہیں تدریس کے میدان میں تجربہ فراہم کیا۔

studyillas.com

1901

میں اقبال ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے مقابلے میں امتحان میں کیوں شریک نہ ہو سکے؟

1901

میں علامہ اقبال ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے امتحان میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ اس وقت وہ اپنی تعلیم میں مصروف تھے اور انہیں کچھ ذاتی مسائل کا سامنا بھی تھا۔ اس کے علاوہ، انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ ایک سرکاری نوکری کی بجائے اپنی ادبی اور فلسفیانہ سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کرنا چاہتے ہیں، جو بعد میں ان کی شناخت بنیں۔

یہ انتخاب ان کے زندگی کے اہم موڑوں میں سے ایک تھا۔

علامہ اقبال نے اردو میں معاشیات پر کس عنوان سے کتاب لکھی؟

علامہ اقبال نے اردو میں معاشیات پر "پاکستان کا مطلب کیا " کے عنوان سے ایک کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اقتصادی مسائل، معاشرتی نظام، اور اسلامی فلسفے کی روشنی میں اقتصادیات پر گفتگو کی ہے۔ یہ کتاب اقبال کے خیالات اور نظریات کا عکاس ہے اور انہوں نے اس میں قوم کی معیشت کے حوالے سے اپنی سوچ پیش کی ہے۔

علامہ اقبال گورنمنٹ کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کب تعینات ہوئے؟

علامہ اقبال 1908 میں گورنمنٹ کالج لاہور میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر تعینات ہوئے۔ اس دوران انہوں نے اردو اور انگریزی ادب کی تدریس کی اور اپنے طلبہ کو علم و فکر کی روشنی سے روشناس کرایا۔ اقبال کی تدریس کا یہ دور ان کی ادبی و فلسفیانہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ بہت اہمیت رکھتا ہے۔

studyvillas.com

توڑ کر پہنچوں گا میں پنجاب کی زنجیر کو "اقبال نے اعلی تعلیم کے لیے" یورپ جانے کی خواہش کا اظہار کس نظم میں کیا ہے؟

توڑ کر پہنچوں گا میں پنجاب کی زنجیر کو "یہ مصرع علامہ اقبال کی نظم "خودی کو کر بلند اتنا" میں موجود ہے۔ اس نظم میں اقبال نے خودی، عزم، اور ارادے کی طاقت کو بیان کیا ہے، اور انہوں نے یورپ جانے کی خواہش کا اظہار کرتے ہوئے علم اور تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ یہ ان کی خود اعتمادی اور ترقی کی آرزو کی علامت ہے۔

اقبال سے پہلے ان کے کون سے دوست اعلی تعلیم کے لیے انگلستان گئے؟

علامہ اقبال کے دوستوں میں سے سب سے نمایاں شخص محمد علی جناح تھے، جو اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان گئے۔ ان کے علاوہ، دیگر دوستوں میں علامہ اقبال کے کلاس فیلو، جیسے کہ سرسید احمد خان کے پیروکاروں میں سے کچھ، بھی شامل تھے، جو تعلیم کے حصول کے لیے برطانیہ گئے۔ اقبال نے ان کے تجربات اور حصول علم سے متاثر ہوکر خود بھی یورپ جانے کا ارادہ کیا۔

studyvillas.com

نظم ہمارا دیس کس مجلے میں اور کب شائع ہوئی؟

نظم "ہمارا دیس" 1936 میں مجلہ "شہزاد" میں شائع ہوئی۔ یہ نظم اقبال کی وطن سے محبت اور قومی شناخت کے بارے میں جذبات کا اظہار کرتی ہے۔ اقبال نے اس نظم کے ذریعے اپنے نظریات اور احساسات کو خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔

ایم اے میں اقبال کے فلسفے کے استاد کون تھے؟

ایم اے میں علامہ اقبال کے فلسفے کے استاد پروفیسر سر محمد اقبال تھے، جنہوں نے اقبال کی تعلیم میں اہم کردار ادا کیا۔ اقبال نے فلسفے میں ان سے بہت کچھ سیکھا، جو بعد میں ان کی فکر اور شاعری پر اثر انداز ہوا۔ سر محمد اقبال ایک معروف فلسفی اور ادیب بھی تھے، اور ان کی تدریس کا اقبال کی ترقی میں بڑا ہاتھ تھا۔

علامہ اقبال کس حلقے سے صوبائی مجلس قانون ساز کے ممبر منتخب ہوئے؟

علامہ اقبال 1930 میں صوبائی مجلس قانون ساز کے ممبر منتخب ہوئے اور انہیں لاہور کے حلقے سے منتخب کیا گیا۔ اس انتخاب کے دوران انہوں نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے سیاست میں حصہ لیا اور اپنے نظریات اور مطالبات کو پیش کیا۔ یہ ان کی سیاسی سرگرمیوں کا ایک اہم مرحلہ تھا۔

studyvillas.com

سید سلمان ندوی انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں شرکت کے لیے پہلی بار لاہور کب آئے؟

سید سلمان ندوی پہلی بار لاہور انجمن حمایت اسلام کے جلسے میں شرکت کے لیے 1939 میں آئے تھے۔ اس جلسے میں انہوں نے اپنے خیالات اور نظریات کا اظہار کیا تھا، جو بعد میں ان کی علمی اور دینی سرگرمیوں کا حصہ بن گیا۔

"ان کی صحبت لاہور کے نوجوانوں کی دماغی سطح کو بلند کر رہی ہے" اقبال کے متعلق یہ الفاظ کی شخصیت کے ہیں؟

یہ الفاظ **سید سلمان ندوی ** نے **علامہ اقبال ** کے بارے میں کہے تھے۔ سید سلمان ندوی نے اقبال کی شخصیت اور خیالات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی صحبت لاہور کے نوجوانوں کی دماغی سطح کو بلند کر رہی ہے۔ یہ اقبال کے نظریات اور تعلیمات کے نوجوانوں پر اثرات کی عکاسی کرتے ہیں۔

کن مسلم دشمن تحریکوں نے ہندو اکثریت کے عزائم کو بے نقاب کیا؟

ہندو اکثریت کے عزائم کو بے نقاب کرنے والی مسلم دشمن تحریکوں میں **ہندو مہا سبھا**، **راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (RSS)** اور **شیو سینا **شامل ہیں۔ ان تحریکوں نے مسلمانوں کے حقوق کو دبانے کی کوششیں کیں اور ہندو قوم پرستی کو فروغ دیا۔

دیانند سرسوتی نے 1857 میں بمبئی میں کون سی تحریک شروع کی تھی؟

دیانند سرسوتی نے 1857 میں بمبئی میں **آریہ سماج **کی تحریک شروع کی تھی۔ اس تحریک کا مقصد ہندو معاشرے کی اصلاح اور ہندو مذہب کی بنیادی تعلیمات کی طرف لوگوں کو راغب کرنا تھا۔ آریہ سماج نے توحید، سماجی مساوات، اور مذہبی تعلیمات پر زور دیا۔

میرے نزدیک تبلیغ اسلام کا کام اس وقت تمام کاموں پر مقدم ہے "اقبال" نے یہ الفاظ کس شخصیت کے نام خط میں تحریر کیے؟

اقبال نے یہ الفاظ **مولانا محمد علی جوہر **کے نام خط میں تحریر کیے تھے۔ اس خط میں اقبال نے تبلیغ اسلام کی اہمیت اور اس کے کام کو دیگر تمام کاموں پر مقدم قرار دیا۔

studyllas.com

اقبال نے اپنے فلسفیانہ خطبات کن شہروں میں پیش کی ہے؟

اقبال نے اپنے فلسفیانہ خطبات بنیادی طور پر **لاہور**، **دہلی**، اور پشاور **میں پیش کیے ہیں۔ ان خطبات میں انہوں نے فلسفہ، خودی، اور ملت کی** روح کو اجاگر کیا۔ یہ خطبات اقبال کی فکر اور نظریات کی عکاسی کرتے ہیں۔

مئی 1935 میں کس شخصیت نے اقبال کے لیے 500 روپے ماہوار وظیفہ تاحیات مقرر کیا؟

مئی 1935 میں **نواب محمد احمد خان قریشی ** نے علامہ اقبال کے لیے 500 روپے ماہوار وظیفہ تاحیات مقرر کیا۔ یہ اقدام اقبال کی ادبی خدمات اور فلسفیانہ سوچ کی قدر دانی کے لیے تھا۔

studyvillas.com

Q.2:

بانگِ درا پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

Ans:

بانگِ درا :ایک تفصیلی نوٹ

****تعارف****

بانگِ درا "علامہ اقبال کی ایک مشہور شاعری کی کتاب ہے، جس کا مطلب ہے" دروازے کی آواز"۔ یہ کتاب 1924 میں شائع ہوئی اور اس میں اقبال کی شاعری کا"

ایک خاص انتخاب شامل ہے۔ اقبال نے اس کتاب میں اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کے عروج، ان کی ثقافت، اور خودی کے فلسفے کو اجاگر کیا ہے۔

کتاب کا پس منظر

اقبال نے "بانگِ درا" میں مختلف موضوعات پر شاعری کی ہے، جس میں عشق، وفا، خودی، اور ملت کی بہتری شامل ہیں۔ یہ کتاب اس وقت کی سیاسی اور سماجی صورتحال کا عکاس بھی ہے، جب برصغیر میں مسلم قوم اپنی شناخت کی تلاش میں تھی۔ اقبال نے اس کتاب کے ذریعے مسلمانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی اور انہیں اپنی روایات، ثقافت، اور تاریخی پس منظر کی اہمیت سمجھائی۔

شعری طرز اور موضوعات

بانگِ درا "میں اقبال کی شاعری کا انداز بہت منفرد ہے۔ انہوں نے اردو اور فارسی" دونوں زبانوں میں شاعری کی ہے، مگر اس کتاب میں اردو کا زیادہ استعمال کیا گیا ہے۔ اقبال کی شاعری میں غزل، نظم، اور قصیدہ شامل ہیں، جس کی وجہ سے یہ کتاب پڑھنے والوں کے لیے دلچسپی کا باعث بنتی ہے۔

اہم موضوعات

1. **خودی**: اقبال نے "خودی "کا تصور پیش کیا، جو انسان کی خودی، خود اعتمادی، اور خود سازی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ان کے نزدیک خودی ہی انسان کی حقیقی طاقت ہے، اور اس کے ذریعے انسان اپنی تقدیر کو سنوار سکتا ہے۔

2. **عشق**: عشق کے موضوع کو اقبال نے بہت اہمیت دی ہے۔ ان کی شاعری میں عشق کو روح کی زندگی اور ترقی کا ذریعہ سمجھا گیا ہے۔ عشق نہ صرف خدا کے ساتھ تعلق کی علامت ہے بلکہ انسانی رشتوں کی گہرائی کو بھی بیان کرتا ہے۔

studyvillas.com

3. **ملت کی بہتری:** اقبال نے مسلمانوں کی اجتماعی حیثیت اور ان کی فلاح و بہبود کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو متحد ہونے اور اپنی طاقت کو پہچاننے کی تلقین کی۔

4. **ثقافت اور تاریخ:** اقبال نے مسلمانوں کی ثقافت اور تاریخ کی عظمت کو بھی بیان کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی روایات کی یاد دہانی کرائی اور انہیں اپنی تاریخ پر فخر کرنے کی تلقین کی۔

اہم اشعار

"بانگِ درا" میں کچھ اشعار خاص طور پر مشہور ہوئے ہیں، جن میں اقبال کی گہری سوچ اور احساسات کو بیان کیا گیا ہے۔ یہاں کچھ مشہور اشعار کا ذکر کیا جا رہا ہے:

- "خودی کو کر بلند اتنا، کہ ہر تقدیر سے پہلے
 خدا بندے سے خود پوچھے، بتا، تیری رضا کیا ہے۔"

- "ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں،
 ابھی عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔"

یہ اشعار اقبال کی فلسفہ خودی اور انسان کی عظمت کو اجاگر کرتے ہیں۔

نتیجہ

studyvillas.com

بانگِ درا "علامہ اقبال کی شاعری کا ایک اہم حصہ ہے، جو آج بھی لوگوں کو متاثر" کرتا ہے۔ یہ کتاب صرف شعر و ادب تک محدود نہیں ہے، بلکہ اس میں زندگی کے اہم پہلوؤں کی عکاسی کی گئی ہے۔ اقبال کی شاعری میں خودی، عشق، اور ملت کی بہتری کا پیغام آج بھی نوجوانوں کے دلوں میں روشنی کی کرن بن کر چمکتا ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ "بانگِ درا "اقبال کی فکری سفر کا ایک اہم مرحلہ ہے، جو ہر نسل کے لوگوں کے لیے بصیرت اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

Q.3

نظم ترانہ ہندی میں اقبال کی ہندوستانی قومیت کا موثر اظہار ہوا تائید یا تردید کیجئے۔

Ans:

نظم "ترانہ ہندی" اور اقبال کی ہندوستانی قومیت

تعارف

علامہ اقبال کی نظم "ترانہ ہندی "ایک اہم اور مشہور نظم ہے جس میں انہوں نے ہندوستان کی قومیت، اتحاد، اور بھائی چارے کا پیغام دیا ہے۔ یہ نظم 1904 میں لکھی گئی اور اقبال نے اس میں ہندوستان کے مختلف مذاہب، ثقافتوں، اور زبانوں کی خوبصورتی کو اجاگر کیا۔ اس نظم کے ذریعے اقبال نے ہندوستانی قومیت کا ایک مؤثر اظہار کیا ہے۔

نظم کا پس منظر

studyvillas.com

اقبال کی شاعری میں ہمیشہ ایک خاص سوچ اور فلسفہ ہوتا ہے۔ "ترانہ ہندی "میں انہوں نے ہندوستان کی سرزمین کی محبت، اس کی عظمت، اور اس کے لوگوں کی یکجہتی کو بیان کیا۔ اس وقت ہندوستان میں برطانوی راج تھا اور قومیت کا احساس پیدا کرنا بہت ضروری تھا۔ اقبال نے اس نظم کے ذریعے ہندوستانیوں کو ایک جھنڈے تلے اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔

نظم کے بنیادی خیالات

ترانہ ہندی "میں اقبال نے جو بنیادی خیالات پیش کیے ہیں، وہ ہندوستانی قومیت کا" مؤثر اظہار کرتے ہیں:

1. **اتحاد کی اہمیت :**اقبال نے اس نظم میں کہا ہے کہ ہندوستان کی طاقت اس کے لوگوں کے اتحاد میں ہے۔ انہوں نے مختلف مذہب، ذات، اور زبانوں کے لوگوں کو ایک قوم کے طور پر دیکھنے کی کوشش کی۔

2. **محبت و اخوت :**اقبال نے محبت اور بھائی چارے کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستانی عوام کی محبت اور اخوت ہی ان کی پہچان ہے۔

3. **ثقافتی ورثہ :**اقبال نے ہندوستان کی ثقافتی ورثے کا ذکر کیا ہے، جس میں مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کا ملنا شامل ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ یہ ثقافتیں ہی ہندوستان کو ایک خاص شناخت دیتی ہیں۔

4. **قومیت کا جذبہ :**اقبال نے قومیت کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے ہندوستانی عوام کو اپنی سرزمین سے محبت کرنے اور اس کی حفاظت کرنے کی ترغیب دی۔

studyvilas.com

اشعار کی مثالیں

ترانہ ہندی "میں اقبال کے کچھ مشہور اشعار ہیں جو ان کے خیالات کو واضح کرتے" ہیں:

- "سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا"

اس مصرع میں اقبال نے ہندوستان کی خوبصورتی اور اس کی عظمت کو بیان کیا ہے۔

- "گُلے، گلزار ہیں ہم"

یہ مصرعہ اتحاد اور بھائی چارے کی علامت ہے، جہاں اقبال نے لوگوں کی محبت اور قربانی کو سراہا ہے۔

اقبال کی ہندوستانی قومیت

اقبال کی "ترانہ ہندی "میں ہندوستانی قومیت کا مؤثر اظہار اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ انہوں نے مختلف ثقافتوں، مذہبوں، اور روایات کو ایک جھنڈے تلے اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ ان کا پیغام یہ ہے کہ ہندوستان کی حقیقی طاقت اس کی ثقافتی وراثت اور اس کے لوگوں کے درمیان محبت و اتحاد میں ہے۔

اقبال نے اس نظم میں جوش و خروش کے ساتھ ہندوستان کی عظمت کو بیان کیا ہے اور اس کی زمین کی محبت کو پروان چڑھایا ہے۔ ان کا یہ پیغام آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندہ ہے، اور یہ ان کی شاعری کی عظمت کا ثبوت ہے۔

studyvillas.com

نتیجہ

مجموعی طور پر، اقبال کی نظم "ترانہ ہندی "میں ہندوستانی قومیت کا مؤثر اظہار ہوا ہے۔ انہوں نے اس نظم کے ذریعے نہ صرف ہندوستان کی ثقافت و تاریخ کی اہمیت کو اجاگر کیا بلکہ لوگوں کو اتحاد، محبت، اور بھائی چارے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ یہ نظم آج بھی لوگوں کو ایک قوم کے طور پر سوچنے کی ترغیب دیتی ہے اور اقبال کی بصیرت کی عکاسی کرتی ہے۔

Q.4

اقبال کی شاعری کے تیسرے دور کے حوالے سے ان کے افکار کی وضاحت کیجئے۔

Ans:

اقبال کی شاعری کا تیسرا دور اور ان کے افکار

تعارف

علامہ اقبال کی شاعری کو عام طور پر تین مختلف دوروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اقبال کا تیسرا دور 1936 سے 1938 کے درمیان آتا ہے، اور یہ دور ان کی شاعری کا ایک اہم مرحلہ ہے۔ اس دور میں اقبال نے گہرے فلسفیانہ خیالات، روحانی تجربات، اور سیاسی بصیرت کو شامل کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کی حیثیت، قومیت، اور خودی کے تصور پر زور دیا، جو اس دور کی شاعری کی خصوصیات ہیں۔

تیسرا دور کی خصوصیات

studyvillas.com

1. اسلامی فلسفہ:

اقبال کی اس دور کی شاعری میں اسلامی فلسفہ کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ انہوں نے اسلامی تہذیب اور ثقافت کو اپنی شاعری کا محور بنایا۔ اقبال نے مسلمانوں کی عظمت، ان کے نظریات، اور ان کی روایات کو زندہ کرنے کی کوشش کی۔ ان کے نزدیک اسلامی تعلیمات انسان کی روحانی ترقی کا ذریعہ ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان اپنے عقیدے کی بنیاد پر زندگی بسر کریں اور اپنی ثقافت کو اپنائیں۔

2. خودی کا فلسفہ:

اقبال نے اپنے تیسرے دور میں خودی کے تصور کو واضح کیا۔ ان کا خیال تھا کہ خودی انسان کی حقیقی شناخت ہے۔ اقبال کے نزدیک، خودی کی بیداری کے بغیر کوئی بھی انسان اپنی زندگی کو کامیابی کی راہ پر گامزن نہیں کر سکتا۔ ان کی شاعری میں خودی کو ایک روحانی طاقت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو انسان کو اپنی تقدیر سنوارنے کی قوت دیتی ہے۔ اقبال نے کہا:

> "خودی کو کر بلند اتنا، کہ ہر تقدیر سے پہلے
> خدا بندے سے خود پوچھے، بتا، تیری رضا کیا ہے۔"

یہ مصرعہ خودی کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

3. قومیت:

اقبال نے اس دور میں مسلمانوں کی قومیت پر زور دیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک متحد قوم کے طور پر دیکھنے کی ضرورت محسوس کی۔ ان کے نزدیک، مسلمانوں کی طاقت ان کے اتحاد میں ہے۔ اقبال نے کہا کہ ایک قوم کی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اس

studyvillas.com

کے لوگ آپس میں مل جل کر رہیں، ایک دوسرے کا خیال رکھیں، اور ایک ہی منزل کی طرف بڑھیں۔

4. تجدید فکر:

اقبال کی شاعری میں تجدید فکر کا عنصر بھی نمایاں ہے۔ انہوں نے اسلامی تہذیب کے احیاء کی بات کی، یعنی مسلمانوں کو اپنی روایات اور تاریخی ورثے کی طرف واپس لوٹنے کی ضرورت ہے۔ ان کے خیال میں، جدید دور کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے مسلمانوں کو اپنے اندر تبدیلی لانی ہوگی۔ اقبال نے کہا:

> "مٹھی بھر ہیں یہ مسلمان، مگر جوش بھی ہے،
> ستم ظریفی ہے ان کی، کہ خود کو سنبھالیں۔"

یہ شعر مسلمانوں کی قوت اور ان کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔

5. سماجی انصاف:

اقبال نے سماجی انصاف، مساوات، اور انسانی حقوق کے مسائل پر بھی زور دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک ترقی یافتہ قوم وہ ہوتی ہے جو اپنے لوگوں کے حقوق کا خیال رکھے۔ اقبال نے اس بات پر زور دیا کہ ہر انسان کو اس کی قابلیت اور محنت کے مطابق مقام ملنا چاہیے۔ انہوں نے کہا:

> "بے شک یہ سب ہیں تم، ایک قوم کی صورت،
> سب کو ہے حق جینے کا، سب کو ہے حق بڑھنے کا۔"

اہم کلام

studyvillas.com

اقبال کی اس دور کی شاعری میں کچھ اہم کلام بھی شامل ہیں، جو ان کے افکار کی عکاسی کرتے ہیں:

"پته پته، بوٹا بوٹا"

اس نظم میں اقبال نے قوم کے ہر فرد کی اہمیت کو بیان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر شخص کا کردار اور عمل قوم کی تقدیر میں اہم ہوتا ہے۔ اقبال نے اس نظم میں اتحاد کی ضرورت اور ہر فرد کے لیے ذمہ داری کو اجاگر کیا۔

"ساقی نامه"

اس نظم میں انہوں نے روحانی بیداری اور عشق کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے۔ اقبال نے اس میں روحانی تجلیات اور ان کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عشق انسان کو اپنی حقیقت کا ادراک کرنے میں مدد کرتا ہے اور اسے ایک نئی راہ دکھاتا ہے۔

اقبال کی شاعری کی تاثیر

اقبال کی شاعری کا تیسرا دور نہ صرف مسلمانوں بلکہ پوری دنیا کے لوگوں کے لیے اہم ہے۔ ان کے افکار میں ایک عمیق بصیرت اور دانش مندی نظر آتی ہے۔ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے انسانوں کو بیدار کرنے کی کوشش کی، اور انہیں یہ سمجھایا کہ ان کی طاقت اور کامیابی کا راز ان کی خودی اور اتحاد میں ہے۔

1. نوجوان نسل کی رہنمائی:

studyvillas.com

اقبال کی شاعری نے نوجوان نسل کو متاثر کیا اور انہیں اپنی ثقافت اور روایات کی طرف لوٹنے کی ترغیب دی۔ ان کے اشعار میں موجود خودی کا تصور نوجوانوں کے دلوں میں امید کی کرن بنتا ہے۔ اقبال نے نوجوانوں کو اپنی طاقت اور قابلیت پر یقین دلایا، جس کی وجہ سے انہوں نے خود کو ایک نئی سوچ کی طرف متوجہ کیا۔

2. اسلامی تعلیمات کی اہمیت:

اقبال کی شاعری میں اسلامی تعلیمات کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو اپنی روایات اور ثقافت پر فخر کرنے کی تلقین کی۔ ان کے نزدیک، اسلام ہی انسانیت کی بقاء کا ضامن ہے، اور اسی کے ذریعے مسلمان ایک بار پھر عروج حاصل کر سکتے ہیں۔

3. قومیت کا احساس:

اقبال نے مسلمانوں میں قومیت کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو اپنی شناخت کو پہچاننا ہوگا اور اپنی طاقت کو سمجھنا ہوگا۔ ان کا پیغام یہ ہے کہ مسلمانوں کی طاقت ان کی اتحاد میں ہے، اور یہی اتحاد انہیں ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتا ہے۔

نتیجہ

اقبال کا تیسرا دور ان کے افکار کی گہرائی، حکمت، اور فلسفے کا عکاس ہے۔ اس دور کی شاعری میں انہوں نے اسلامی تعلیمات، خودی، قومیت، اور سماجی انصاف کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اقبال کی یہ شاعری آج بھی لوگوں کے دلوں میں روشنی کی کرن ہے اور ان کے پیغام کی تازگی کو برقرار رکھتی ہے۔

studyvillas.com

اقبال کی شاعری کا یہ دور نہ صرف ایک ادبی کارنامہ ہے بلکہ یہ ایک فکری تحریک کا حصہ بھی ہے، جو مسلمانوں اور انسانیت کے لیے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان کے افکار نہ صرف آج کے دور کے لوگوں کے لیے اہم ہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے بھی ایک قیمتی ورثہ ہیں۔ اقبال کی یہ شاعری ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ ہمیں اپنی خودی کو پہچاننا چاہیے، اپنے اتحاد کو برقرار رکھنا چاہیے، اور اپنی ثقافت اور روایات پر فخر کرنا چاہیے۔

Q.5

علامہ اقبال کی تصانیف کا تعارف پیش کیجئے۔

Ans:

علامہ اقبال کی تصانیف کا تعارف

علامہ اقبال ایک عظیم شاعر، مفکر، اور فلسفی تھے جنھوں نے اردو اور فارسی ادب میں اپنی خاص جگہ بنائی۔ ان کی تصانیف نہ صرف ادبی حیثیت رکھتی ہیں بلکہ یہ انسانی زندگی، فلسفہ، اور روحانیت کے اہم موضوعات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اقبال کی شاعری میں ان کے خیالات، نظریات، اور فلسفے کی عکاسی ہوتی ہے، جو خودی، عشق، اور اسلامی تہذیب کے گرد گھومتی ہے۔ آئیے اقبال کی چند اہم تصانیف کا تعارف کرتے ہیں۔

1. بانگِ درا

بانگِ درا **"اقبال کی پہلی بڑی شاعری کی کتاب ہے، جس کا مطلب ہے "دروازے"** کی آواز"۔ یہ کتاب 1924 میں شائع ہوئی اور اس میں اقبال کی شاعری کا ایک خاص انتخاب شامل ہے۔ اس کتاب میں اقبال نے مختلف موضوعات پر لکھا ہے، جن میں عشق، خودی، اور ملت کی فلاح شامل ہیں۔ اقبال نے اس کتاب کے ذریعے نوجوانوں کو

studyvillas.com

بیدار کرنے اور ان میں خودی کا شعور پیدا کرنے کی کوشش کی۔ "بانگِ درا "کی شاعری کا انداز بہت خوبصورت اور دل کو چھو لینے والا ہے۔

2. شکوہ اور جوابِ شکوہ

شکوہ **"اور "**جوابِ شکوہ **"اقبال کی دو مشہور نظموں کا مجموعہ ہے۔"** شکوہ "میں اقبال نے اللہ تعالیٰ سے شکایت کی ہے کہ مسلمانوں کی حالت کیوں خراب" ہے اور انہیں کیوں ذلت کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ "جوابِ شکوہ "میں اللہ کی طرف سے اقبال کو جواب دیا گیا ہے، جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کی حالت کا ذمہ دار خود مسلمان ہیں۔ اقبال نے ان نظموں کے ذریعے مسلمانوں کی تاریخ، ان کی عظمت، اور ان کے مقام کا ذکر کیا ہے۔ یہ تصنیف اقبال کے فلسفے اور جذبات کی گہرائی کو ظاہر کرتی ہے۔

3. اسرارِ خودی

اسرارِ خودی **"1915 میں شائع ہوئی اور یہ اقبال کی ایک اہم فلسفیانہ تصنیف"** ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے خودی کے تصور کو بیان کیا ہے، یعنی انسان کو اپنی حقیقت کو پہچاننا چاہیے۔ اقبال نے کہا کہ خودی ہی انسانی زندگی کی بنیاد ہے، اور اس کی بیداری کے بغیر کوئی بھی انسان اپنی تقدیر کو سنوار نہیں سکتا۔ یہ کتاب اقبال کی فکری سمت کی عکاسی کرتی ہے اور ان کے فلسفے کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔

4. رموزِ بے خودی

رموزِ بے خودی" **"اسرارِ خودی "کا تسلسل ہے، جس میں اقبال نے عشق اور"** خودی کے باہمی تعلق کو بیان کیا ہے۔ اقبال نے عشق کو ایک روحانی قوت کے طور پر پیش کیا ہے، جو انسان کو اپنی خودی کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کتاب میں اقبال نے عشق کی روحانی جہتوں کو اجاگر کیا ہے اور بتایا ہے کہ عشق ہی انسان کو اپنی حقیقت کا ادراک کرنے میں مدد کرتا ہے۔

studyvillas.com

5. جاوید نامہ

جاوید نامہ **"اقبال کی ایک مشہور نظم ہے، جو 1932 میں لکھی گئی۔ یہ نظم"** ایک مثالی سفر کی داستان ہے، جس میں اقبال نے انسان کی روحانی ترقی اور خودی کی بیداری کو بیان کیا ہے۔ یہ نظم ایک خواب کے ذریعے مختلف فلسفوں اور نظریات کا جائزہ پیش کرتی ہے۔ اقبال نے اس میں کئی معروف شخصیات اور تاریخی واقعات کا ذکر کیا ہے، جو انسان کی فکری ترقی کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

6. ساقی نامہ

ساقی نامہ **"ایک فلسفیانہ نظم ہے، جس میں اقبال نے عشق اور روحانی بیداری"** کے موضوعات کو زیر بحث لایا ہے۔ اس نظم میں اقبال نے ایک ساقی کے ذریعے انسان کو روحانی مشروبات کی اہمیت اور عشق کے اثرات کو بیان کیا ہے۔ یہ نظم اقبال کی شاعری میں روحانی گہرائی کی عکاسی کرتی ہے اور انسان کی باطنی ترقی پر زور دیتی ہے۔

7. ترانہ ہندی

ترانہ ہندی **"ایک مشہور نظم ہے، جو اقبال نے 1904 میں لکھی۔ اس نظم"** میں اقبال نے ہندوستان کی قومیت اور اتحاد پر زور دیا ہے۔ اقبال نے اس نظم میں مختلف مذاہب اور ثقافتوں کی ہم آہنگی کو بیان کیا ہے۔ یہ نظم اقبال کی قومی احساسات اور مسلمانوں کی یکجہتی کی عکاسی کرتی ہے۔

8. پہچان

studyvillas.com

پہچان **"اقبال کی ایک اہم نظم ہے، جس میں انہوں نے انسان کی خودی اور اس"** کی حیثیت کا ذکر کیا ہے۔ اقبال نے اس نظم میں انسان کو اپنی شناخت کی تلاش میں رہنے کی تلقین کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسان کو اپنی قدر اور مقام کو سمجھنا چاہیے تاکہ وہ زندگی میں کامیاب ہو سکے۔

9. حالِ دل

حالِ دل **"اقبال کی ایک معروف نظم ہے، جس میں انہوں نے اپنی فکری و"** روحانی حالت کا ذکر کیا ہے۔ اس نظم میں اقبال نے اپنے دل کی حالت، عشق کی شدت، اور روحانی سفر کی داستان بیان کی ہے۔ یہ نظم اقبال کی روحانی کیفیت کی عکاسی کرتی ہے اور پڑھنے والوں کو متاثر کرتی ہے۔

10. گزرے لمحوں کا اثر

گزرے لمحوں کا اثر **"اقبال کی ایک خوبصورت نظم ہے، جس میں انہوں نے"** وقت کی اہمیت اور انسان کی زندگی پر اس کے اثرات کا ذکر کیا ہے۔ اقبال نے اس نظم میں بتایا ہے کہ وقت کی قدر کرنی چاہیے، کیونکہ یہ کبھی واپس نہیں آتا۔ انسان کو اپنے گزرے لمحوں سے سیکھنا چاہیے اور اپنی زندگی کو بہتر بنانا چاہیے۔

11. نظریات

اقبال کی شاعری میں نظریات کا بھی ایک اہم مقام ہے۔ انہوں نے اپنے نظریات کے ذریعے مسلمانوں کو ایک نئی سوچ دی۔ ان کے نظریات میں خودی، عشق، اسلامی تہذیب، اور قومیت کی اہمیت شامل ہے۔ اقبال نے کہا کہ انسان کو اپنی خودی کو پہچاننا چاہیے اور اپنی تقدیر کو سنوارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

نتیجہ

studyvillas.com

،علامه اقبال کی تصانیف نه صرف ادبی حیثیت رکھتی ہیں بلکه یه انسانی زندگی، فلسفه اور روحانیت کے اہم موضوعات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ اقبال کی شاعری میں گہرے خیالات، جذبات، اور روحانی تجربات کا عکس ملتا ہے، جو آج بھی لوگوں کے دلوں میں زندگی کی ایک نئی روشنی بھرتی ہے۔ ان کی تصانیف نے نه صرف اردو اور فارسی ادب میں نمایاں مقام حاصل کیا بلکه انہوں نے مسلمانوں اور انسانیت کو بھی ایک نئی راہ دکھائی۔ اقبال کی شاعری کا مطالعه نه صرف فکری ترقی کا باعث بنتا ہے بلکه یه ایک انقلابی سوچ کی علامت بھی ہے۔

studyvillas.com